روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 5 جولائی 2014ء 6 رمضان 1435 ہجری 5 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 153

مختلف اوقات میں روزہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں روزہ چھوڑتے تو ہم سمجھتے کہ اب آپؐ اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینے میں روزہ رکھتے تو ہم سمجھتے کہ آپؐ اس میں اب روزہ نہیں چھوڑیں گے اور آپؐ کی یہ حالت تھی کہ اگر تمہاری خواہش ہوتی کہ رات کو ایسے وقت میں زیارت ہو کہ آپؐ نماز پڑھ رہے ہوں تو تم دیکھتے کہ آپؐ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اگر تمہارا خیال ہوتا کہ آپؐ سوئے ہوئے ہوں گے تو تم رسول اللہؐ کو سویا ہوا پاتے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب مایذ کر من صوم النبی حدیث نمبر:1836)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر ۔باب فضل لیلۃ القدر)

اب یہاں دیکھیں روزے رکھنا اور لیلۃ القدر کی رات کا قیام یعنی لیلۃ القدر والی رات میں عبادت۔ ان دونوں کے ساتھ شرط ہے کہ ایک تو ایمان کی حالت میں ہو اور مومن ہو اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے ہو۔ مومن وہ ہے جو ایمان کی تمام شرائط پوری کرتا ہے۔ صرف زبان کا اقرار نہیں ہے۔ اب شرائط کیا ہیں؟ قرآن کریم میں متعدد شرائط کا ذکر ہے۔ سب سے بڑی بات اللہ پر ایمان ہے۔ مومن تو وہی ہے جو اللہ پر ایمان لائے۔ اس کی مثال لیتے ہیں۔ مثلاً یہی فرمایا کہ (۔) (الانفال:3) یعنی مومن تو صرف وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔ تو جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا وہ کبھی دوسرے کا حق مارنے کا سوچے گا بھی نہیں۔ وہ کبھی معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سوچے گا بھی نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے معاشرے میں ہر ایک سے بنا کے سنوار کے رکھو۔ ہمسایہ سے حسن سلوک کرو، اپنے وعدے پورے کرو، دوسروں کے لئے قربانی دو اور اس طرح کے بے شمار حکم ہیں۔ تو جب یہ چیزیں ہوں گی تبھی ایمان کی حالت ہوگی اور تبھی اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دل میں ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے یہ سب کام ہو رہے ہوں گے۔ تو عبادتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اپنا محاسبہ کرنے، صبح شام یہ جائزہ لینے کہ مَیں نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا ہے یا نہیں اور تقویٰ سے رات بسر کی ہے یا نہیں، جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔ جب ایسی حالت ہوگی تو فرمایا کہ ایسے لوگوں کے روزے بھی قبول ہوں گے اور لیلۃ القدر کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ ہیں جو اجر عظیم حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ پتہ لگے کہ ''لیلۃ القدر'' کی راتیں ہیں کون سی؟ کون سی وہ راتیں ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے حصہ پا سکتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر ۔باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر) ۔یعنی تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں وغیرہ راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے متعدد صحابہ کرام کو رؤیا میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں تمہاری خوابوں میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کے ہونے میں موافقت پائی جاتی ہے۔ یعنی ان سب میں تقریباً یہی بات نظر آ رہی ہے پس تم میں سے جو بھی اس کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر ۔باب فضل لیلۃ القدر) تو بہرحال آخری عشرہ یا سات راتیں مختلف روایتوں میں آیا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29-اکتوبر 2004ء۔ بحوالہ: الفضل 18-اکتوبر 2005ء)

توبہ کی قبولیت کا وقت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُس وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دُنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہا اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کر لیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ و ترک معصیّت دعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک و پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اس ہولناک عذاب سے محفوظ رہیں''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ پاکستان)

ضرورت اساتذہ

(نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول میں انگریزی، کمپیوٹر سائنس، ریاضی اور فزکس پڑھانے کے لئے M.A, M.Sc یا B.A, B.Sc مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تدریس کا شوق رکھنے والے حضرات صدر صاحب محلّہ/صدر جماعت سے مصدقہ درخواست بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

آسامیاں نرسنگ سٹاف

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کوالیفائیڈ نرسنگ سٹاف کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند مرد/خواتین حضرات اپنے حلقہ کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال درخواست ارسال کریں۔

نرسنگ ہوسٹل میں سنگل رہائش کی سہولت موجود ہے۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ :0476215646

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 6 جون 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: فرینکفرٹ، جرمنی

س: حضور انور نے کون سی آیات تلاوت فرمائیں اوران میں کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

ج: ترجمہ: ’’کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کئے گئے اور آسمان کی طرف کہ انہیں کیسے رفعت دی گئی اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے مضبوطی سے گاڑے گئے اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے ہموار کی گئی۔‘‘ (الغاشیہ: 18 تا 21)

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے ہم پر کس احسان کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

س: حضرت مسیح موعود نے سورۃ غاشیہ آیت 18 سے کیا استنباط فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے اس آیت سے نبوت اور امامت کی اطاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور نبوت اور امامت کے ساتھ جڑنے والوں کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی اطاعت اور کامل اطاعت اس کو آپ نے ابل یعنی اونٹ کے لفظ سے یا اونٹوں کے لفظ سے جوڑ کر وضاحت فرمائی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے سورۃ غاشیہ آیت 18 کے حوالہ سے ابل کے کیا معانی بیان فرمائے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں۔ ابل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدنی اور اجمالی حالت کا دکھانا مقصود تھا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت رکھی ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستے سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی۔ جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔ پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر وبرداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ انظر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اونٹ میں تمدنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اوران میں اتباع امام کی قوت ہے اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباع امام کو اپنا شعار بناوے۔

(الحکم 24 نومبر 1900ء صفحہ 5,4)

س: حضور انور نے اطاعت کی بابت آنحضرتؐ کا کون سا ارشاد یاد رکھنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: اطاعت کے لئے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ومن اطاع امیری......

(ابن ماجه باب طاعة الامام)

اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

س: لوگوں کے ان غلط خیالات کا کیا جواب کہ ’’کیوں ہم پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں کیوں ہمیں آزادی نہیں بعض معاملات میں‘‘؟

ج: آج کل کے دور میں جبکہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟ کیوں ہمیں آزادی نہیں بعض معاملات میں؟ ایک احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ (دین حق) نے ہر جائز آزادی اپنے ماننے والوں کو دی ہے۔ اور جتنی آزادیاں (دین حق) میں ہیں شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ہوں بلکہ نہیں ہیں اس کے مقابلے میں۔ لیکن بعض حدود جو قائم کی ہیں وہ انسان کے اپنے اخلاق کی درستی کے لئے روحانی ترقی کے لئے اور جماعتی یکجہتی کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہیں اوران کے اندر رہنا ضروری ہے۔

س: حضور انور نے جماعتی عہدیداران کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت عہدیداروں کو ہے۔ ہر سطح کے عہدیداروں کو۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔

س: اطاعت کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ بیان کریں؟

ج: روایات میں ایک واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا آتا ہے۔ جب گلی میں چلتے ہوئے آپ کے ایک صحابی عبداللہ بن مسعودؓ نے بیٹھ جاؤ کی آواز سنی اور بیٹھ گئے آواز سن کر۔ اور بیٹھے بیٹھے مشکل سے قدم قدم مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے جو اس طرح گھسٹ رہے ہیں۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ اندر سے مجھے آنحضرت ﷺ کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ حکم تو اندر والوں کیلئے تھا۔ آپ نے جواب دیا مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ اندر والوں کیلئے ہے یا باہر والوں کے لئے یا سب کیلئے۔ میرے کان میں اللہ کے رسولؐ کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت کی۔

س: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا خلیفہ وقت کی اطاعت کے بارہ میں بیان درج کریں؟

ج: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں بعض معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہوں اور اپنی طرف سے دلیل کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو اپنی رائے پیش کرتا ہوں لیکن اگر میری رائے ردّ ہو جائے تو کبھی مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ کیوں یہ ردّ ہوئی ہے یا میری رائے کیا تھی۔ پھر میری رائے وہی بن جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی رائے ہے۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اس حکم کی بجا آوری پر میں لگ جاتا ہوں جو خلیفہ وقت نے حکم دیا تھا۔

س: حضرت مسیح موعود نے اطاعت کا کیا معیار بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ غسال کی طرح اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دو۔ جس طرح مردہ اپنے آپ کو ادھر ادھر نہیں کر سکتا حرکت نہیں کر سکتا اس کو نہلانے والا اس کو حرکت دے رہا ہوتا ہے اسی طرح کامل اطاعت والے کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دے دے۔

س: خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں کیا فرق ہے؟

ج: امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کیلئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے۔ خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ جماعت احمدیہ کی کامیابی کے نتائج بتا رہے ہیں کہ کامیابی کا حصول خلافت کی لڑی میں پروئے جانے کی وجہ سے ہی ہے۔

س: دنیاوی لیڈروں اور خلفاء کے کاموں میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟

ج: فرمایا! خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی، ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کیلئے توجہ دلانا اور توحید کے قیام کیلئے بھرپور کوشش کرنا بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کو تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا، لوگوں کو اپنے زیر نگیں کرنا کام ہے۔ ان کا تو جھوٹی اناؤں اور عزتوں کیلئے انصاف کی دھجیاں اڑانا کام ہے۔ خلیفہ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کے بچیوں کے رشتوں کیلئے بے چین اور ان کیلئے دعا کرتا ہو۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کا کوئی مسئلہ ہو چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کیلئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

س: حضور انور نے لفظ معروف کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کر دی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ خلافت قرآن و سنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور اس کا ہر فیصلہ ہی معروف ہے۔

س: حضور انور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا کون سا واقعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بمبئی میں ایک سفر کے دوران امام نماز کی مثال دیتے ہوئے فرمایا جب عارضی امامت میں اطاعت کا یہ معیار ہے اس کی اتنی پابندی ہے تو خلیفہ وقت کی بیعت میں آ کر جو تم عہد کرتے ہو اور خود خوشی سے عہد کر کے شامل ہوتے ہو، اس میں کس قدر اطاعت ضروری ہے۔ جبکہ تم نے خود سوچ سمجھ کر یہ بیعت کی ہے۔ پس یاد رکھیں عہد بیعت پورا کرنے کے لئے اطاعت انتہائی اہم ہے۔

س: اطاعت کی بابت حضرت مسیح موعود کا اقتباس درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے......

س: اگر ایک احمدی اپنے آپ کو اطاعت کے دائرے میں داخل نہیں رکھتا تو اسے کس بات کی فکر رکھنی ضروری ہے؟

ج: فرمایا! اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر کسی احمدی میں اطاعت نہیں ہے تو نہ ہی جماعت احمدیہ میں اس کی کوئی جگہ ہے، نہ ہی اس کا یہ علم اور عقل دنیا کو کوئی روحانی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

(7)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

افتتاح بیت المہدی، مختلف شخصیات کے ایڈریسز اور حضور انور کا خطاب اور تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9 جون 2014ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

Neufahrn روانگی

آج پروگرام کے مطابق میونخ شہر سے ملحقہ Neufahrn شہر میں بیت المہدی کے افتتاح کی تقریب تھی۔

صبح دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں بیت السبوح سے Neufahrn شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے اس شہر تک کا فاصلہ 390 کلومیٹر ہے۔

قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی موٹروے سے اتر کر شہر کی حدود میں داخل ہوئی تو پولیس کی ایک کار نے قافلہ کو Escort کیا اور شہر کے اندر جگہ جگہ پولیس کی مختلف گاڑیاں ٹریفک کو روکے ہوئے تھیں تاکہ جس راستہ سے حضور انور نے گزرنا ہے۔ اس میں کہیں بھی کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ پروٹوکول اس صوبہ Bayern میں صرف انتہائی اعلیٰ شخصیات کو دیا جاتا ہے۔

بیت المہدی میں ورود

ایک بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت المہدی میں ورود مسعود ہوا۔ مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان بوڑھے بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا دن انتہائی خوشی و مسرت کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

ریجنل امیر مکرم ظفر احمد ناگی صاحب ریجنل مربی منور حسین طور صاحب، صدر جماعت Freising مکرم مظفر احمد گوندل صاحب اور صدر جماعت Munich مکرم مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقعہ پر Neufahrn شہر کے میئر Mr. Franz Heilmeier نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ موصوف حضور انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے میئر صاحب سے گفتگو فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

افتتاح بیت المہدی

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی احاطہ میں بادام کے درخت کا پودا لگایا اور علاقہ کے میئر Mr. Franz نے بھی ایک پودا لگایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے ساتھ ہی بیت المہدی کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت سے ملحق دفاتر، کچن، عمارت کے دیگر حصوں کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ خواتین اس دوران مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ ہال سے باہر تشریف لائے تو تمام بچوں کو جو ایک جگہ جمع تھے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

تقریب افتتاح

آج بیت المہدی کے افتتاح کے حوالہ سے بیت کے قریب ہی ایک Oskar-Maria-Graf Gymnasium کے ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں بڑی تعداد میں جرمن مہمان شامل ہوئے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور چھ بجے ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی تمام مہمان پہنچ چکے تھے اور اپنی اپنی نشستوں پر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں داخل ہوئے۔ تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور استقبال کیا۔ آج اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی مجموعی تعداد 264 تھی۔ جن میں جرمنی کی نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ H. Mrs. Rita Hagel، Hon. Mr. Erich Iristorf، Kehl، صوبہ Bayern کی صوبائی اسمبلی کے پانچ ممبران پارلیمنٹ، اقوام متحدہ کے اعزازی سفیر برائے امن، پروفیسر ڈاکٹر Heiner Bielefed، علاقائی کمشنر Mr. Heinz Grunwald مختلف علاقوں کے دس میئر صاحبان 47 کی تعداد میں مختلف سیاسی شخصیات، بارہ کلچرل تنظیموں کے نمائندگان، علاوہ ازیں اساتذہ، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے سات نمائندے، جرنلسٹس بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے۔

جرمنی کے اس صوبہ Bayern کا سب سے بڑا ٹی وی BR کی پوری ٹیم یہاں موجود تھی۔ قبل ازیں TV کی یہ ٹیم بیت المہدی بھی آئی تھی اور وہاں بھی اس نے کوریج دی۔

آج کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم رانا خالد احمد صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم عمر مظفر گوندل صاحب نے پیش کیا۔

ایڈریس امیر صاحب جرمنی

بعدازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Neufahrn کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر، میونخ سے شمال مشرق میں 20 کلومیٹر دور واقع ہے اور 800ء میں اس کا نام تاریخ کے اوراق میں ملتا ہے۔ Neufahrn نام کا یہ مطلب ہے کہ وہ علاقہ جہاں مختلف دوسرے علاقوں سے آکر لوگ رہتے ہیں۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا۔

میونخ شہر اور اس علاقہ کو یہ ایک خصوصیت حاصل ہے کہ میونخ شہر کے ایک محلّہ Passing میں آباد ایک جرمن خاتون Carola Mann صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ موصوفہ کا یہ خط اخبار البدر نے اپنے 14 مارچ 1907ء کے شمارہ میں ''جرمنی سے ایک اخلاص بھرا'' خط کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

موصوفہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو لکھا۔ خط کا ایک حصہ پیش ہے۔

میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں۔ لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں کہ پیارے مرزا میں آپ کی مخلصہ دوست ہوں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی بیت المہدی بن چکی ہے۔

بیت المہدی کا تعارف

بیت کا یہ پلاٹ جس کا رقبہ ایک ہزار مربع میٹر ہے اور اس پر پہلے سے ہی ایک عمارت تعمیر شدہ موجود تھی 11 جون 1986ء کو دو لاکھ 70 ہزار یورو کی قیمت میں خریدا گیا اور یہ جگہ بطور سنٹر استعمال ہوتی رہی اور یہاں کے پہلے مربی مکرم عبدالباسط طارق صاحب تھے۔

سال 2013ء میں مشن ہاؤس کی اس عمارت کو بیت کی شکل میں تبدیل کرنے کا کام شروع ہوا۔ عمارت میں مزید توسیع کی گئی اور لجنہ کے لئے ایک علیحدہ ہال بھی بنایا گیا اور ایک بڑا مرکزی کچن بھی بنایا گیا۔ جو مینار بنایا گیا ہے اس کی اونچائی 8.50 میٹر ہے۔ بیت کے ہالوں میں مردوں اور عورتوں کو ملا کر 200 سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں باقاعدہ ایک رہائشی حصہ بھی موجود ہے اور جماعتی دفاتر بھی ہیں۔

میئر Neufahrn کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد شہر Neufahrn کے میئر Mr. Franz Heilmeier نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کو Neufahrn شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج جماعت احمدیہ کے لئے بڑا اہم اور خصوصی دن ہے

کہ آپ کی (بیت) کا افتتاح ہو رہا ہے۔

گزشتہ تیس سال سے آپ کا یہاں سنٹر قائم ہے اور آپ یہاں بہت مقبول ہیں۔ مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ یہاں اتنا امن والا ماحول کیوں ہے اور جماعت کو بہت زیادہ Welcome کیا جاتا ہے۔ میں ہمیشہ اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ ہم اس جماعت کو بہت دیر سے جانتے ہیں۔ یہ جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ یہ وقارِ عمل کرتے ہیں اور ہمارے علاقے کی صفائی کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں اور ایک عزت کے ماحول میں رہتے ہیں اور پڑوسی بھی خوش ہیں۔ آج جو چھوٹا سا احتجاج ہو رہا ہے اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم سب خوش ہیں اور آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ آپ نے یہاں پارلیمنٹ میں نمائش بھی لگائی۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں آپ کی جماعت بہت مضبوط ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرتی ہے۔ اب مینار کی تعمیر کے ساتھ آپ کا یہ سنٹر ایک (بیت) میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہاں سکون سے رہیں۔ میں عیسائی ہونے کے ناطے، ابراہیمی مذہب کا پیرو ہونے کے ناطے آپ کو دعائیں دیتا ہوں۔ آپ یہاں سکون سے رہیں اور خوش رہیں۔

ضلع Freising کے
ہیڈ کا ایڈریس

اس کے بعد ضلع Freising کے ہیڈ R. Josef Hauner نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ آج اس مجلس میں خلیفۃ المسیح موجود ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ یہاں تشریف لائے۔

جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' یہ بہت دیر سے (بیت) میں آویزاں ہے۔ جب 11 ستمبر کا واقعہ ہوا تو آپ نے ہاتھ سے لکھ کر یہ ماٹو لگایا۔ آپ یہاں امن سے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم آپ کی اس کوشش کو سراہتے ہیں۔ آپ کی جماعت دو سو سے زائد ممالک میں ہے اور آپ ہر جگہ امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

آپ نے ہر جگہ نمائشیں لگائی ہیں اور اس صوبہ میں بھی اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔ آج کا دن بہت بڑا دن ہے اور ہم سب مل کر آپ کی (بیت) کا افتتاح کر رہے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اور آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ بڑی خوبصورت بیت بنی ہے اور بڑی اچھی توسیع ہوئی ہے۔ آپ کی یہاں کی ساری جماعت نے مل کر کام کیا ہے۔ میں آپ کی اس خدمت کو سراہتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اب آپ اپنی اس (بیت) میں ایسی دعائیں کریں جو امن کے قیام کا موجب بنیں اور ہم سب اپنی زندگیاں امن کے ساتھ گزارنے والے ہوں۔

سابق میئر Neufahrn
کا ایڈریس

بعد ازاں شہر Neufahrn کے سابق میئر Mr. Reiner Schneider نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! سب سے قبل میں خلیفۃ المسیح کا یہاں آنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج کا دن بہت بڑا دن ہے صرف جماعت کے لئے نہیں بلکہ Neufahrn شہر کے لئے بھی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آج اس پروگرام میں اتنے زیادہ کثرت سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ سب خوش ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم سب مل جل کر رہتے ہیں اور ہم سب مل کر شہر Neufahrn میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پہلی بار 1990ء میں میرا آپ سے رابطہ ہوا۔ میں آپ کے بارہ میں بالکل لاعلم تھا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں مجھے آپ کا علم ہو گیا کہ آپ امن سے رہنے والے لوگ ہیں۔ دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ تعاون کرتے ہیں اور خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔

آپ کے کردار کی وجہ سے ہمارے لئے یہ بہت آسان ہو گیا کہ آپ (بیت) بھی بنائیں اور مینار بھی بنائیں۔ ہم نے ہمسایوں سے مل کر بات کی۔ اس کا جو نتیجہ آج سامنے آ رہا ہے کہ آپ کی (بیت) بن چکی ہے۔ آپ کی (بیت) کا مینار امن کے لئے ایک سمبل کے طور پر ہے۔ یہ (بیت) صرف آپ کے لئے نہیں ہے بلکہ شہر Neufahrn کے رہنے والوں کے لئے بھی کھلی ہے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ ہماری سوسائٹی میں امن قائم کرنے والے ہیں اور ہم اکٹھے ہیں۔

آج اس بیت المہدی کے افتتاح کے موقع پر میں یہی کہتا ہوں کہ ایک دوسرے کو اپنے اندر جذب کریں۔ قبول کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر زندگی گزار دیں۔

ضلع Niederbayern کی
حکومت کے صدر کا ایڈریس

اس کے بعد ضلع Niederbayern کی حکومت کے صدر Mr. Heinz Grunwald نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں احمدیہ جماعت کو گزشتہ 20 سال سے زائد عرصہ سے جانتا ہوں جب میں صوبہ Bayern کی گورنمنٹ میں غیر ملکی افراد کے لئے کام کرتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ احمدیوں کا کردار دوسری تنظیموں سے بالکل مختلف ہے۔ میں ہمیشہ جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا رہا۔ انٹیگریشن کے حوالہ سے ہم ابھی مزید کام کر سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ بالکل ہماری طرح ہو جائیں آپ کی جماعت تو بالکل Open جماعت ہے آپ ہر ایک کے ساتھ مل کر زندگی گزارتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ساتھ بہت آسانی سے بات ہو سکتی ہے۔ آپ کے 35 ہزار سے زائد ممبران جرمنی میں ہیں۔ میں آپ کو آئندہ کے لئے دعائیں دیتا ہوں کہ آپ بڑھیں، پھولیں اور پھلیں۔

Freising شہر کے
لارڈ میئر کا ایڈریس

بعد ازاں شہر Freising کے لارڈ میئر Mr. Tobias Eschenbacher نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ آپ کے پاس موجود ہوں۔ Freising شہر کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ (بیت) صرف Neufahrn کے علاقہ کی نہیں بلکہ ہمارے علاقہ کی بھی ہے۔ ہمارے علاقہ سے بھی لوگ ادھر آئیں گے۔

جو انسان ایک دوسرے کو جانتا نہیں اور ایک دوسرے سے خوف کھاتا ہے تو باہمی بات چیت سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے مذہب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اپنا امن کا پیغام پہنچاتے ہیں اور شہر میں پودے لگاتے ہیں اور وقارِ عمل کرتے ہیں تو یہ سب باتیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ خدمت کرنا چاہتے ہیں اور مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔

میں نئی (بیت) کے حوالہ سے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ خدا کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔ خدا کی سلامتی آپ پر ہو۔

ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

اس کے بعد جرمن نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Erich Irlstofer نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! آج اس تقریب میں شامل ہونے پر میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے بڑا اچھا استقبال کیا ہے۔ آپ کی جماعت گزشتہ 90 سال سے یہاں جرمنی میں کام کر رہی ہے اور اب یہاں جرمنی میں آپ کی 225 جماعتیں ہیں۔ میں گزشتہ تیس سال سے صوبہ Bayern میں موجود ہوں۔ آپ لوگ صوبہ Bayern کے دل میں داخل ہیں۔ آپ نے اس صوبہ کی مخصوص ٹائیاں بھی باندھی ہوئی ہیں۔ مجھے اس سے خوشی ہوئی ہے۔ ہم نے صرف الفاظ پر زندہ نہیں رہنا بلکہ ایک دوسرے کی دوستی کو زندہ رکھنا ہے۔ آپ کی اس (بیت) پر ہمیں فخر ہے کہ یہ ہمارے اس صوبہ میں موجود ہے۔ آپ یہاں امن سے رہیں۔ امن سے زندگی گزاریں۔ میں آپ کے لئے خدا کے فضل اور امن و سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔

اقوام متحدہ کے سفیر
کا ایڈریس

اس کے بعد اقوام متحدہ میں اعزازی سفیر برائے امن پروفیسر ڈاکٹر Heiner Bielefed نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میرے لئے یہ بہت خوش قسمتی ہے کہ آج میں یہاں اس تقریب میں موجود ہوں۔ UN کی تنظیم مذہبی آزادی کے ممبر کی حیثیت سے میں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفیں جن کو دی جا رہی ہیں وہ جماعت احمدیہ کے لوگ ہیں، ہمارا کوئی بھی پروگرام احمدیہ کمیونٹی کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی جماعت احمدیہ پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں، انڈونیشیا میں اور دوسرے ممالک میں بھی۔ قزاقستان میں جماعت احمدیہ کو بہت مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہے۔ احمدیہ جماعت بڑی کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ مذہبی آزادی کے لئے جماعت نے بہت کوششیں کی ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ میں آپ نے جو کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔ اسائلم کے حوالہ سے آپ نے اچھی کاوش کی ہے اور یہ کامیابی اسائیلم سیکرز کو فائدہ دے گی کہ جس شخص کو اپنا مذہب چھپانا پڑے اس کو پناہ دی جانی چاہئے۔ پس یہ وہ جماعت ہے جس نے یہ کام کر کے دکھایا ہے۔

موصوف نے کہا یونائیٹڈ نیشن کے ہیومن رائٹس کے قانون میں یہ شق موجود ہے کہ اپنے مذہب کو بدلنے کی اجازت ہے۔ جب سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے اس وقت پاکستان میں مذہبی آزادی کا دور تھا۔

موصوف نے کہا سیرالیون میں، میں نے جماعت کے سکول دیکھے ہیں۔ جماعت وہاں غریب لوگوں کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ پاکستان میں آپ کی مخالفت کی جاتی ہے۔ یہ ایک غم کی بات ہے لیکن خوشی کے مواقع بھی آپ کو ملتے ہیں جس طرح آج آپ اس (بیت) کا افتتاح کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ دوسرے مواقع بھی ہیں۔

موصوف کے ایڈریس کے بعد چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے اس فنکشن میں تشریف لائے وہ فنکشن جو (بیت) کی Opening کا

فنکشن ہے۔ گوکہ پہلے یہاں ایک سنٹر قائم تھا۔لیکن (بیت) کی شکل دے کراب اسے باقاعدہ اس شکل میں لایا گیا ہے...... (بیوت) کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک جگہ اکٹھا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے حقیقی لوگ وہ ہوتے ہیں جو نہ صرف عبادت کرنے والے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکموں پرعمل کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ حقیقی عبادت گزار وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کی اپنے بھائیوں کی اور دوسرے انسانوں کی نہ صرف خدمت کرتا ہے نہ صرف ان کے جذبات کا خیال رکھتا ہے تا کہ ہمارے ماحول میں، ہمارے شہر میں، ہمارے ملک میں اور دنیا میں، آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہو اور امن اور سلامتی کی فضا قائم ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ خدمت خلق کا کام کرتی ہے اور یہ خدمت خلق کا کام اس طرح ہے کہ ہمارے نوجوان جن کو خدام الاحمدیہ کہا جاتا ہے وہ سال کے شروع میں شہروں کی صفائی کرتے ہیں تا کہ جب نیا سال شروع ہو تو ہر شخص، ہر شہری جو اس ملک میں ہے یا دنیا کے کسی ملک شہر میں بھی بستا ہے وہ اپنے شہر کو صاف ستھرا دیکھے۔ جماعت احمدیہ کا یہ ایک خاص اکائی کا نشان ہے کہ دنیا میں ہر جگہ جب ہم کام کرتے ہیں یہ نہیں کہ کسی ملک میں کسی قسم کا کام ہے اور کہیں کسی قسم کا ہے بلکہ ہر جگہ ہم ایک طرح کام کرتے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہ خدمت خلق کے کام ہو رہے ہیں۔ اگر صفائی کا کام ہے تو ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے کام ہیں تو وہ بھی ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ پھر ایک بہت بڑی چیز ہے جو ہم انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے کرتے ہیں۔ دنیا میں بہت سارے قبائل ہیں، بہت ساری قومیں ہیں، بہت سارے مذاہب ہیں اور خدا کو نہ ماننے والے بھی اب بہت ہو گئے ہیں۔ لیکن ان سب کو ایک جگہ جمع کرنا، ایک جگہ رکھنا، ایک دوسرے کے قریب لانا یہ بھی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ہم بین المذاہب پروگرام بھی کرتے ہیں تا کہ ہر کوئی آئے اور اپنے اپنے مذہب کے بارہ میں خوبیاں بیان کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں ہم نے لندن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے سو سال پورے ہونے پر وہاں کے ایک بہت پرانے اور بڑے مشہور گلڈ ہال میں ایک فنکشن کیا تھا جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ اسرائیل سے وہاں ربانی بھی آئے۔ چرچ کے نمائندے بھی آئے۔ بعض پرانے مذاہب جو مڈل ایسٹ میں ہیں ان کے نمائندے بھی آئے اور مختلف سیاستدان بھی وہاں تھے۔ مجھے بھی وہاں (دین حق) کی تعلیم بیان کرنے کا موقع ملا۔ ہر ایک مذہب والے نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم بیان کی اور بڑے خوبصورت ماحول میں بڑے پُرسکون ماحول میں وہ سارا فنکشن ہوا۔ تقریباً ایک ہزار کے قریب غیر مسلم وہاں موجود تھے اور انہوں نے بڑے آرام سے اور پیار سے ساری باتیں سنیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ کردار تو ہر جگہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ بین المذاہب پروگرام منعقد کرتے ہیں تا کہ آپس میں ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے اچھا ماحول پیدا ہو۔ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ جب جبر نہیں تو کسی کے خلاف نفرت کا ہمیں حق نہیں۔ میں جس چیز کو بہتر سمجھتا ہوں مجھے وہ اختیار کرنے کا حق ہے آپ میں جو بھی اس مذہب کو بہتر سمجھتے ہیں اس کو اختیار کرنے کا حق ہے۔ اس کو بیان کرنے کا حق ہے۔ پس جب یہ سوچ ہو جائے تو پھر انسان انسانیت کی قدروں کی طرف توجہ دیتا ہے نہ کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی طرف اور انسانیت کی قدریں یہی ہیں کہ ہم آپس میں انسان ہونے کے ناطے بھائی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمارے اچھے تعلقات ہونے چاہئیں۔ اب پڑوسی سب سے قریبی تعلق والا ہے۔ اس لحاظ سے میں پڑوسیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہاں جو پہلے سنٹر تھا اور اب (بیت) بنائی گئی ہے۔ اگر پڑوسیوں کا تعاون نہ ہوتا تو یہ (بیت) کی شکل ابھی اس کو نہیں دی جا سکتی۔

آنحضرت ﷺ بانی اسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پڑوسی کے حق کے بارہ میں اس قدر تاکید فرمائی کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید پڑوسی کو وراثت کا بھی حقدار قرار دیا جائے گا۔ پس ہماری نظر میں پڑوسی کا یہ مقام ہے کہ اس کے اتنے حقوق ہیں جس طرح اپنے کسی عزیز کے اور قریبی کے حقوق ہوتے ہیں تو ان حقوق کے رکھتے ہوئے اور ان حقوق کو سمجھتے ہوئے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم کسی پڑوسی کے لئے تکلیف کا باعث بنیں۔ ہمارا کام ہے کہ پڑوسیوں کی تکلیفوں کو دور کرنے والے بنیں۔ مجھے بتایا گیا ہے، نیز یہاں ایک مقرر نے ذکر کیا کہ ہمارے متعلق جن لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہے وہ ہمارے خلاف جلوس نکال رہے ہیں۔ Protest کر رہے ہیں چاہے معمولی سا ہی ہو کل پرسوں مجھے پیغام ملا کہ ہمارے بعض ہمدردوں نے ہمیں بھی کہا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یعنی مقامی لوگوں میں سے جو احمدی نہیں ہیں نے ہمیں کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اگر آپ ان کے مقابلہ پر جلوس نکالنا چاہیں تو نکلوائیں۔ تو ہمارے نیشنل امیر صاحب نے جواب دیا کہ ہم اس قسم کا Protest نہیں کرتے۔ جب مجھے انہوں نے بتایا تو میں نے کہا کہ آپ کو یہ جواب دینا چاہئے تھا ٹھیک ہے ہم آپ کے کہنے پر Protest کرتے ہیں لیکن **ہمارا Protest یہ ہے کہ جہاں جہاں وہ جلوس لے کے جاتے ہیں یا جہاں ہماری (بیت) ہے اس ماحول میں وہاں ہم اپنے نوجوان لڑکوں کو یہ Banner دے کر کھڑا کریں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور یہی ہمارا جواب ہے اور ان کو سمجھانے کے لئے یہی ہمارا احتجاج ہے** جو سمجھتے ہیں کہ (دین) شاید سختی کا مذہب ہے۔ شدت پسندی کا مذہب ہے اب یہاں ان کی (بیت) بن گئی ہے۔ تو پتہ نہیں اب یہاں کیا کیا فساد پیدا ہوں گے۔ یہ جواب جب ہماری طرف سے جائے گا تو خود انہیں احساس ہو جائے گا کہ انہوں نے ہمیں غلط سمجھا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پس یہ ہماری تعلیم ہے ہمیں گالیاں بھی کوئی دے رہا ہے تو ہم اس کو دعا دینے والے ہیں۔ ہمیں کوئی تکلیف دے رہا ہے تو ہم اس کو آرام دینے والے ہیں ہمارے سامنے کوئی تکبر اور نخوت سے بول رہا ہے تو ہم عاجزی سے اس کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے بھی یہاں سنٹر تھا۔ اب (بیت) کا مینار بن گیا ہے تو یہ محبت کا اظہار جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ پہلے سے زیادہ بڑھ کر یہاں کے احمدی دکھائیں گے اور آپ لوگ اور ہمسائے اس کو دیکھیں گے اور محسوس کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال یہ آپ لوگوں کی ہمدردی کے جذبات اور یہ احساس کہ ہم یہاں کے رہنے والے مقامی لوگ جائز بات کے لئے احمدیوں کے ساتھ ہیں اس بات کا اظہار ہے کہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہیں اور اس کے لئے میں میئر صاحب کا بھی، ہمسایوں کا بھی، کونسل کا بھی، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مینار بنانے کی اجازت دی۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہمارا موٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس کا بیان ہر جگہ کرنا چاہئے اور یہی کسی احتجاج کی صورت میں ہمارا احتجاج کا جواب ہے۔ پھر یہ ذکر ہوا کہ 9/11 کے بعد یہاں یہ موٹو لٹکایا گیا کہ Love For All Hatred For None کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ (بیت) کے باہر بینر لگایا گیا یا لکھا گیا یہ صرف دکھانے کے لئے نہیں لکھا گیا بلکہ یہ عمل ہے جس کی ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے اور ہر احمدی کو اس کا اظہار کرنا چاہئے اور یہ مینار بننے کے بعد اس عمارت کی (بیت) کی شکل بننے کے بعد، اس کا اظہار پہلے سے بڑھ کر انشاء اللہ ہماری طرف سے ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(بیت) بنانے کے جو مقاصد ہیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دوسرے انسانیت کی خدمت ہے۔ پس (بیت) کے اندر اگر کوئی منصوبہ بندی ہم کریں گے یا ہم احمدی کرتے ہیں۔ تو وہ یہ منصوبہ بندی ہوتی ہے کہ ہم انسانیت کی خدمت کس طرح کریں، کس طرح دوسروں کے ہم کام آئیں اور ان کی تکلیفوں کو دور کرنے والے بنیں۔ پس ہر احمدی یہاں جو ہے وہ اس اظہار کے ساتھ آپ سے تعلق رکھتا ہے اور ہر احمدی جو دنیا میں بستا ہے اس اظہار کے ساتھ اپنے ہمسایوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی تکلیفیں ہر طرح اس نے دور کرنی ہیں۔ بعض لوگوں کے دلوں میں جیسا کہ احتجاج ہو رہا ہے۔ مینار کے بننے سے کچھ تحفظات پیدا ہوئے ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ مینار بننے کے بعد ہمارا محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ پہلے سے زیادہ بڑھ کر لگے گا۔ اس فساد کے زمانے میں جب ہم دنیا پر نظر کرتے ہیں تو دنیا میں ہر جگہ فساد پھیلا ہوا ہے اور بدامنی کی صورتحال ہے۔ ان حالات میں دنیا میں امن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ امن کی سوچ ہر انسان میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب سے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ آپس میں ہم بیٹھیں، ملیں جلیں، ایک دوسرے کو سمجھیں اور کھلے دل سے ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

Integration کی یہاں بات ہو رہی ہے۔ ایک ہمارے معزز مقرر نے ذکر کیا کہ Integration ایک بڑا مشکل مسئلہ ہے، آہستہ آہستہ حل ہوگا۔ لیکن جو تعریف میرے نزدیک Integration کی ہے مجھے تو اس میں کوئی مشکل اور بڑا مسئلہ نظر نہیں آتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر شخص جو دوسرے ملک میں جا کر آباد ہوتا ہے اس کا فرض بن جاتا ہے کہ اس ملک سے محبت کرے، اس کے خلاف کسی قسم کے جذبات اس کے دل میں نہیں ہونے چاہئیں۔ وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہے اور نہ صرف مل جل کر رہے بلکہ ان کی بہتری کے لئے جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے جو کچھ وہ کر سکتا ہے وہ کرے۔ پھر شہر کی ترقی کے لئے ملک کی ترقی کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں جتنا Potential ہے اس کو بروئے کار لائے اور استعمال کرے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ باہر سے آنے والے مقامی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، ملک کی ترقی کے لئے کام کریں، شہر کی ترقی کے لئے کام کریں، لوگوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں، امن اور محبت اور پیار پیدا کرنے کے لئے کام کریں، تو اس سے بڑھ کر Integration اور کیا ہو سکتی ہے اور یہی انسانوں کے آپس میں رہنے کا مقصد ہے۔ پس یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے پہلے کہا اور مقررین نے ذکر بھی کیا کہ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے لیکن انسانیت کی جو قدریں ہیں اس کو ہر مذہب والے کو پہچاننے کی ضرورت ہے اور قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے ہمیں انسانی قدروں کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ چیز اگر پیدا ہو جائے تو دنیا میں امن اور محبت اور پیار کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ابھی ایک ذکر ہمارے آخری مقرر نے یہ کیا کہ پاکستان میں ہماری بڑی مخالفت ہے ہماری تعداد

باوجود وہاں بہت زیادہ ہونے کے مخالفت ہے۔ شہید بھی کئے جاتے ہیں، تکلیفیں بھی دی جاتی ہیں۔ جیلوں میں بھی ڈالا جاتا ہے لیکن ہم نے کبھی ان چیزوں کے خلاف نہ مخالفت کرنے والوں کو جواب دیا اور نہ احتجاج کیا۔ ہاں قانونی کارروائی جس حد تک ہم کر سکتے ہیں۔ اب گزشتہ دنوں ہی ہمارے ایک مشہور ڈاکٹر جو امریکہ میں رہتے تھے ہارٹ سپیشلسٹ خدمت کے جذبے کے تحت پاکستان گئے، ربوہ جو چھوٹا سا شہر ہے اور اس میں احمدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہاں ہمارا بڑا اچھا ہسپتال ہے وہاں خدمت کے جذبے کے تحت گئے اور اس ہسپتال میں بھی علاج کے لئے 80 فیصد لوگ ان لوگوں میں سے آتے ہیں جو احمدی نہیں ہیں تو یہ مشہور ڈاکٹر وہاں امریکہ کے ہارٹ سپیشلسٹ اس خدمت کے جذبے کے تحت وہاں گئے لیکن اگلے دن ہی ان کو وہاں کسی بدفطرت نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ ان کا جنازہ کینیڈا گیا اور کینیڈا کی حکومت نے اور امریکہ کی حکومت نے ان کو بڑا اعزاز دیا۔ **دونوں حکومتوں کینیڈا اور امریکہ کے پرچموں میں لپیٹ کر ان کے تابوت کو دفنایا گیا۔** تو یہ اعزاز اور یہ مقام تھا اس ڈاکٹر کا، کئی ایوارڈ انہوں نے لئے ہوئے تھے لیکن ایک خدمت کا جذبہ تھا جس کے تحت اتنے ایوارڈ لینے کے بعد انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں بڑے ہسپتالوں میں کام کروں بلکہ خدمت انسانیت کے لئے چھوٹی سی جگہ پر گئے اور شہید ہو گئے، لیکن ہم نے وہاں کوئی Protest نہیں کیا، ہم نے کوئی جلوس نہیں نکالا اور نہ ہمارا یہ جذبہ ماند پڑا کہ ہم آئندہ ان لوگوں کی خدمت نہیں کریں گے۔ ان لوگوں کی خدمت ہم اب بھی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعتی خدمات کے حوالہ سے یہاں ایک مقرر نے صرف سیرالیون کی بات کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے مختلف ممالک میں اور دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے سکول بھی ہیں۔ ہسپتال بھی ہیں اور خدمت انسانیت ہم کر رہے ہیں۔ پس جہاں جہاں احمدی ہیں اور جہاں (بیت) بناتے ہیں، تو ساتھ یہ کوشش ہوتی ہے کہ انسانیت کی خدمت کے کام کو مزید وسیع کیا جائے اور یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں جو ہماری (بیوت) زیادہ بنتی جا رہی ہیں تو وہاں ہمارے ہسپتال اور ہمارے سکول بھی خدمت کے جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں۔ پس یہ ہمارا جذبہ ہے جو انسانیت کی خدمت کا ہمارے اندر موجود ہے۔ (بیت) کے حوالے سے میں دوبارہ کہوں گا کہ (بیت) کے بننے سے بعض لوگوں میں تحفظات ہوتے ہیں، اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو دور کریں کہ یہ ہماری (بیت) پہلے سے بڑھ کر جہاں مقامی لوگوں کے لئے عبادت کی جگہ مہیا کر کے ان کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکانے والا بنائے گی اور بنانا چاہئے اور ہر احمدی کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ وہاں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پہلے سے بڑھ کر ہم سے ظاہر ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر بہتر منصوبے ہم یہاں کے مقامی لوگوں کی خدمت کے لئے بھی بنائیں گے۔ جزاک اللہ۔ شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

مہمانوں سے ملاقات

بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور بہت سے مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ بہت سے مہمانوں نے خواہش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

صوبائی عدالت کے ریٹائرڈ جج Anton Sprenzel صاحب نے منتظمین سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ خلیفۃ المسیح کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ منتظمین ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس لائے انہوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوائی اور بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

جرمنی کی نیشنل ممبر آف پارلیمنٹ Miss Rita Hagl Kehl اور صوبائی اسمبلی کی ممبر آف پارلیمنٹ Ruth Muller نے جب حضور انور سے ملاقات کی تو کہا کہ خلیفۃ المسیح کی ایسی مؤثر تقریر سننے کے بعد ہم نے ضروری سمجھا کہ مل کر آپ کا شکریہ ادا کریں اور دنیا میں امن قائم کرنے سے متعلق آپ جو کوشش کر رہے ہیں اور آج کے ایڈریس پر ہم آپ کو مبارکباد دیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ کو میری باتیں اچھی لگی ہیں تو پھر آپ بھی اس بارہ میں ہمارا ساتھ دیں۔

Neufahrn شہر کے میئر نے حضور انور کی خدمت میں اپنی گولڈن بک پیش کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پر اپنے ریمارکس تحریر فرمائیں۔

میئر صاحب کی درخواست پر حضور انور نے درج ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

I am very much impressed and appreciate the kind gesture and response of the people of this town and in particular the Mayor.

Mirza Masroor Ahmad

میں اس شہر کے لوگوں اور خاص طور پر میئر کے اچھے سلوک اور تعاون سے بہت متاثر ہوا ہوں اور اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

رائفل کلب کا پروگرام

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے باہر کھلے لان میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور کے اعزاز میں Neufahrn رائفل کلب کی طرف سے فائرنگ کا ایک پروگرام پیش کیا گیا۔ یہ ان کا ایک روایتی پروگرام ہے جو یہ کسی انتہائی بڑی معزز شخصیت کی آمد پر پیش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے پورا اعزاز دیتے ہیں۔ یہ لوگ خاص طرز کی بندوق (Guns) استعمال کرتے ہیں جس میں گولی (Bullet) استعمال نہیں ہوتی بلکہ بارود بھرا جاتا ہے اور پھر لکڑی کی ایک چھڑی اور ہتھوڑے کی مدد سے اس کو پریس کیا جاتا ہے اس کے بعد فائر کیا جاتا ہے یہ چھ سے سات افراد کا گروپ تھا جو بعض دفعہ اکٹھے اور بعض دفعہ باری باری اپنی Guns اوپر کی طرف بلند کر کے فائر کرتے تھے۔

اس مظاہرہ کے بعد اس گروپ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سے ان کے اس روایتی مظاہرہ کے بارہ میں اور اس خاص Guns سے متعلق گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر سوا آٹھ بجے بیت المہدی تشریف لے آئے اور اپنے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف امور میں راہنمائی حاصل کی۔ بعد ازاں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بعض امور اور معاملات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت المہدی تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

تاثرات مہمانان

آج بیت المہدی کی افتتاحی تقریب میں مہمان شامل ہوئے وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور بہتوں نے برملا اپنے جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔

ایک جرنلسٹ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جو امن کا پیغام دیا ہے وہ آپ کے سارے وجود سے ظاہر ہو رہا تھا اور سارے ہال پر اس کا گہرا اثر تھا۔ سارے ہال میں امن ہی امن چھایا ہوا تھا۔

ایک جرنلسٹ خاتون نے کہا **آپ کے خلیفہ کے چہرہ پر نور نظر آتا ہے۔ یہ خاموش بھی رہیں تو سارا دن ان کو دیکھنے کو دل کرتا ہے۔ انسان دیکھتا ہی چلا جائے۔**

ایک خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جب اپنے ایڈریس میں ڈاکٹر صاحب کی شہادت کا ذکر کیا تو میں برداشت نہ کر سکی اور رونے لگ گئی۔ پھر خلیفۃ المسیح نے جب یہ کہا کہ اس شہادت کے باوجود ہمارے خدمت کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی اور ہم یہ خدمت جاری رکھیں گے تو اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا میرے لئے مشکل ہو گیا۔

ایک مہمان نے کہا:

میری حضور انور کے ساتھ بڑی اچھی گفتگو ہوئی۔ حضور انور کے وجود سے روحانیت ٹپکتی ہے۔ میں نے حضور انور کو اور آپ کی جماعت کو خوش آمدید کہا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت Neufahrn دوسروں سے بات چیت کے لئے کشادہ دل رکھتی ہے۔ (بیت) کا مینار اس بات کی علامت ہے کہ یہ جماعت یہاں گھل مل گئی ہے۔ حضور انور ایک روحانی وجود ہیں جن کے پاس مذہب کا علم اور تجربہ ہے۔ جس طرح جماعت کے لوگ حضور انور کی تشریف آوری پر خوش ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ ایک معزز شخص اور دنیا میں ایک بڑی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

ایک صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور ایک ایسی جماعت کے سربراہ ہیں جس نے میرے دل میں جگہ بنالی ہوئی ہے۔ UN کی طرف سے مذہبی آزادی کے خاص رپورٹر کی حیثیت سے یہ میرا کام ہے کہ جہاں کسی مذہبی جماعت کی حق تلفی دیکھوں وہاں UNO کو اس سے مطلع کروں۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت ہو رہی ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں جہاں احمدیوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور ان کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔ اب تو ہماری میٹنگوں میں کوئی بات چیت جماعت کے ذکر کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتی۔ تین سال پہلے مجھے فرینکفرٹ میں حضور انور کے ساتھ آدھا گھنٹہ گفتگو کا موقع ملا۔ جماعت اس ملک میں نئی نہیں، اب تو جماعت کے لوگوں کی دوسری تیسری نسل چل رہی ہے۔ جرمنی میں منصوبے بن رہے ہیں جیسا کہ Hessen میں سکولوں میں (دینی) تعلیم سکھائی جائے اور جماعت کو چرچ کے برابر جو رتبہ ملا ہے۔ اس سے اور بھی آسانی ہو گئی ہے۔ یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ جرمنی کے سکولوں میں (دینی) تعلیم دی جائے۔ دنیا کے ہر ملک میں یہ سہولت نہیں ہے۔

ایک صاحب کہتے ہیں:۔

میں حضور انور کے خطاب سے متاثر ہوا ہوں۔ حضور انور نے امن اور محبت کے پیغام کو واضح کیا ہے۔ میں شکرگزار ہوں کہ میں اس تقریب میں

شامل ہو سکا۔ جماعت احمدیہ ہمارے علاقہ اور شہر Neufahrn کا حصہ ہے۔ الفاظ ایک چیز ہے لیکن اپنے عمل سے دکھانا ضروری ہے جس کے لئے (بیت) کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ (بیت) اس شہر کے لئے ایک اچھا اضافہ ہے۔

ایک صاحب نے کہا:

میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے کہ مجھے ایک ایسی جماعت کا تعارف ہو رہا ہے جس میں بہت رواداری اور بھائی چارہ پایا جاتا ہے اور اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے تعجب ہوا کہ اس شہر کی جماعت کی تجنید صرف 188 ہے لیکن ایسی اعلیٰ تقریب کا انتظام کیا ہے۔ مجھے اس بات کا اس لئے اندازہ ہے کیونکہ میں FDP Munich کا سربراہ ہوں جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ان ایک ہزار افراد کے لئے آسان ہوگا کہ وہ ایسی تقریب منعقد کریں۔ اس بنا پر میں اس بہترین انتظام کے لئے مبارک باد دیتا ہوں۔

ایک صاحب کہتے ہیں:

یہ بڑا اچھا موقع ہوتا ہے کہ جب کوئی نئی عبادت گاہ تعمیر ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی متاثر کرنے والی چیز ہے کہ ایک بین الاقوامی جماعت کے سربراہ ہمارے علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔ حضور انور کی شخصیت بڑی متاثر کن ہے۔ آپ نے امن کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اس جماعت کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ حضور انور اس (بیت) کے افتتاح کے موقع پر تشریف لائے ہیں۔

ایک صاحب کہتے ہیں:

میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ خطاب بہت عارفانہ اور شاندار تھا۔ جماعت احمدیہ بہت منظم ہے۔ انسان یہاں پر آ کر اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔

ایک خاتون کہتی ہیں:

میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خاص طور پر جو امن کے لئے حل پیش کیا گیا ہے یعنی دنیا کے سب انسانوں کو چاہئے کہ مذہب و ملت سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے سے محبت کریں نہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی برتی جائے۔ یہ ایک بہت متاثر کرنے والا پیغام ہے۔ یہ تقریب بڑی کامیاب رہی ہے۔ مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ اس پروگرام کے لئے صرف اپنی جماعت کے لوگ یا سیاستدان نہیں بلائے گئے بلکہ ہمسایوں کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ یعنی ہر طبقہ کے لوگوں کو دعوت دی گئی ہے۔ آج کی حاضری سے بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہاں پر ایک جماعت قائم ہو چکی ہے۔

ایک صاحب نے کہا:

یہ بات بہت اچھی ہے کہ یہاں پر اتنی کشادہ دلی پائی جاتی ہے یعنی یہ کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ حضور کا پیغام تھا کہ ہم آپس میں امن کے ساتھ رہیں اور یہ مجھے بہت اچھا لگا۔ اگر دنیا کا ہر انسان یہ سوچ رکھنے والا ہو تو ہر جگہ امن قائم ہو جائے گا۔ مجھے اچھا لگا کہ یہاں کے سیاستدان آپ کی جماعت سے بہت خوش ہیں اور لوگ اعتراف کر رہے ہیں کہ آپ کی جماعت دنیا کو امن اور مدد دینا چاہتی ہے اور میرے خیال سے یہ صحیح راستہ ہے۔

ایک سیاستدان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں بہت متاثر ہوئی ہوں، خاص طور پر آپ کے ماٹو سے اس میں بہت سی باتیں مضمر ہیں۔ ہم اس سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی اس پر عمل کیا جائے گا۔

میں نے (بیت) دیکھی ہے اور ہمسایوں سے بھی اس بارے میں بات کی ہے۔ انہوں نے (بیت) کو قبول کرلیا ہوا ہے اور میرے تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ آپس کے اچھے تعلقات ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی اسی طرح پیار کے ساتھ رہا جائے گا۔ مجھے تقریب بہت اچھی لگی۔ بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔

ایک صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ تقریب بہت اچھی لگی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے حضور انور کو ملنے کا پھر موقع ملا ہے اور ایسا موقع بہت خاص موقع ہے۔ یہ ایک بڑی واضح بات ہے کہ ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے اور یہ کہ ہر ایک کو عبادت گاہ تعمیر کرنے کا حق ہے۔ تقریب کامیاب رہی ہے۔

ایک مہمان نے ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ:

میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں خود بین المذاہب مکالمات کے لئے کام کرتا رہا ہوں۔ اس لئے مجھے جماعت کا تھوڑا سا تعارف ہے لیکن آج میرے علم میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ آپ کی جماعت میں بین المذاہب مکالمات پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمیں Munich کے قریب اکٹھے مل بیٹھنے کی جگہ میسر ہے۔ یہ تقریب نہایت منظم ہے۔ جگہ اچھی ہے۔ سٹیج بہت اچھا ہے۔ اس سے بہتر شاید ممکن نہیں تھا۔ مذہبی آزادی ساری دنیا میں ایک اصولی چیز ہونی چاہئے۔

بقیہ از صفحہ 2: خطبات امام

س: حضور انور نے ترقی کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: اگر ترقی کرنی ہے تو اپنی فطرت ثانیہ اطاعت کو بنانا ہوگا بلکہ ہر چیز پر اطاعت امام کو فوقیت دینی ہوگی۔

س: مومن کی اونٹ سے کیا مشابہت ہے؟

ج: فرمایا! اونٹ سفر کے لئے پانی جمع رکھتا ہے۔ مومن کو بھی ہر وقت سفر کیلئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور یہ تیاری زادراہ رکھنے سے ہوگی۔ اور بہترین زادِ راہ مومن کے لئے تقویٰ ہے۔

س: جماعت احمدیہ کا کیا مقصد ہے؟

ج: فرمایا! ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔ کوئی ذاتی نفع رسانی نہیں ہے۔ توحید کا جھنڈا لہرانا ہے۔ ہم نے دنیا کے دل جیت کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔

س: بینر "جرمنی فتح ہوگیا تو یورپ فتح ہوگیا" کے حوالہ سے اعتراض کا حضور انور نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! کہ جرمنی فتح ہوگیا تو یورپ فتح ہوگیا۔ یہ جلسہ پر بینر لگا ہوا تھا۔ کسی نے دیکھ کر یہ اعتراض کیا کہ گویا آپ یہاں جرمنی کو فتح کرنے آئے ہیں۔ ظاہراً نرمی اور پیار کا نعرہ آپ لگاتے ہیں اور لبادہ اوڑھا ہوا ہے لیکن خطرناک عزائم ہیں آپ کے۔ فتح کے لفظ سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ ہم نے تلوار چلانی ہے یا حکومتوں پر قبضہ کرنا ہے۔ ہم تو سب سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ یہ ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے۔ پس اس میں پریشان ہونے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا۔ ہم دنیا میں (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں۔ جرمنی کیا اور یورپ کیا ہمیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو فتح کرنا ہے۔ لیکن تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم سے دلوں کو گھائل کر کے۔ اگر حضرت مصلح موعود نے یہ فقرہ کہا تھا تو یہ تو جرمن قوم کی بڑائی بیان ہو رہی ہے۔ کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں ان میں لیڈرانہ صلاحیت ہے۔ اگر انہوں نے (دین حق) کو سمجھ لیا تو سمجھو کہ تمام یورپ کو یہ سمجھا سکیں گے اور یورپ ان کی بات مانے گا پھر۔

س: حضور انور نے عہدیداران کو کس بات کی تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حق دار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔

س: حضور انور نے کس نئی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ویزبادن میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد تھا۔ چار سو سے اوپر مقامی لوگ آئے ہوئے تھے۔

س: دعوت الی اللہ کے ضمن میں حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے تو ان میں سے یا ان کی اگلی نسلوں میں سے لوگ دین حق کو سمجھیں گے اور داخل ہوں گے۔ جس کو اللہ چاہے گا اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم مبشر احمد مرزا صاحب نیو مسلم کالونی آریہ محلہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے معز العصر کی تقریب آمین مورخہ 15 جون 2014ء کو فتح پور ضلع گجرات میں منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم طاہر خلیل صاحب معلم سلسلہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات نے عزیزم سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ بچہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم مرزا محمد صادق صاحب مرحوم کے نواسہ ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم کاشف اقبال ڈوگر صاحب بسم اللہ فیبرکس چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 جون 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دانش احمد اقبال عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ظفر اقبال ڈوگر صاحب (ر) پولیس انسپکٹر حال یو کے کا پوتا، مکرم چوہدری محمد حسین ڈوگر صاحب آف عہدی پور ضلع نارووال کی نسل سے اور محترم چوہدری مظفر احمد بڈھیار صاحب سب انسپکٹر پنجاب پولیس آف صابو بڈھیار کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک صالح اور خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

مکرم محمد عطاء السبحان صاحب سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ہومیو ڈاکٹر قریشی محمد عارف صاحب ولد مکرم قریشی محمد صادق صاحب ساکن محمد نگر لاہور یکم مئی 2014ء کو وفات پا گئے تھے۔ غم کے اس موقع پر عزیز رشتہ داروں کے علاوہ احباب جماعت نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔ احباب دور دور سے تشریف لائے اور جو نہیں پہنچ سکتے تھے انہوں نے فون پر غم بانٹا۔ تمام احباب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے الفضل کے ذریعے خاکسار اپنی والدہ اور تمام افراد خانہ کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆...........☆☆...........☆☆

ڈولفن مچھلی

ڈولفن کے جسم کا اوپر کا حصہ عام طور پر سیاہ ہوتا ہے جس پر براؤن یا بنفشی نشانات ہوتے ہیں جبکہ اس کے جسم کا نچلا حصہ سفید ہوتا ہے اس کے علاوہ بھی ڈولفن مختلف رنگوں کی ہوسکتی ہیں۔ڈولفن کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ چند منٹ بعد پانی سے اوپر آ کر سانس لیتی ہے۔ سانس لینے کیلئے اس کے سر پر ایک سوراخ ہوتا ہے۔

ڈولفن کا سائز و لمبائی 2.4 میٹر اور وزن 75 تا 80 کلو ہوتا ہے۔

ڈولفن کی عادتیں

ایک عام ڈولفن کا شمار جانوروں کے سوشل گروپس میں کیا جاتا ہے۔ڈولفن گرم ساحلی علاقوں کے پانیوں میں رہنے کو ترجیح دیتی ہیں۔اپنا تمام دن مچھلیوں کا شکار کرنے ، مختلف کھیل کھیلنے اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو پیغامات پہنچانے میں گزارتی ہیں۔ پیغامات سمجھنے کی ان کی خاص زبان ہوتی ہے جو ہلکے سے کھٹکے اور تیز سیٹیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

ڈولفن کی اکثر اقسام کھیلنے اور کرتب دکھانے میں ماہر ہوتی ہیں۔خاص طور پر جب یہ سانس لینے کے پانی سے اوپر آ کر چھلانگ لگاتی ہیں تو وہ بے حد خوبصورت منظر ہوتا ہے۔نیم دائرے کی شکل میں چھلانگ لگا کر ان کا واپس پانی میں کودنا کسی ماہر تیراک سے کم نہیں ہوتا۔

افزائش نسل

ڈولفن کی بلوغت کی عمر پانچ تا چھ سال ہوتی ہے اور افزائش نسل کا زمانہ اکتوبر دسمبر ہوتا ہے۔ نوزائیدہ، ڈولفن اپنی ماں کے قریب رہتا ہے۔ دو ہفتے بعد نوزائیدہ ڈولفن کے مسوڑھوں سے دانت نکلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے یہ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے جیسے انسانی بچوں کے دانت نکلتے ہیں ۔ چودہ سے پندرہ مہینے میں نوزائیدہ ڈولفن مکمل طور پر اپنی زندگی گزارنے اور اپنی خوراک تلاش کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔

ڈولفن کی خوراک اور شکار کرنے کا طریقہ

ایک عام ڈولفن کی غذا مچھلیاں، چھوٹے جھینگے، سارڈین مچھلیاں اور آکٹوپس وغیرہ ہوتے ہیں۔ ڈولفن جب خطرہ محسوس کرتی ہے تو دوسری ڈولفن مچھلیوں کو اپنی مخصوص زبان میں خطرے سے آگاہ کرتی ہے جو سیٹی اور ہلکے کھٹکے پر مشتمل ہوتی ہے۔ ڈولفن مچھلیوں کی سونگھنے کی حس بہت کمزور ہوتی ہے۔اس لئے ان کی زبان کے یہ مخصوص اشارے شکار کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ڈولفن پانی کے اندر بہت تیز آواز سے سیٹی بجاتی ہے۔اس کی آواز جب کسی ٹھوس شے مثلاً مچھلیوں کے گروہ سے ٹکراتی ہے تو بازگشت پیدا ہوتی ہے۔اس بازگشت سے ڈولفن سمجھ جاتی ہے کہ شکار کس طرف ہے ۔ اس طرح ان آوازوں کے ذریعے دوسری ڈولفن مچھلیوں کو بھی باخبر کیا جاتا ہے کہ دشمن کہاں ہے جیسے شارک اور وہیل مچھلیاں۔

(بچوں کا پاکستان رسالہ 24 مئی 2014ء)

ربوہ میں سحر و افطار 5 جولائی

انتہائے سحر	3:28
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 جولائی 2014ء

6:15 am	درس القرآن
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء
9:25 am	راہ ھدیٰ
1:55 pm	رمضان المبارک،سوال و جواب
4:00 pm	درس القرآن 6 جنوری 1998ء
8:00 pm	رمضان المبارک۔سوال و جواب
9:00 pm	راہ ھدیٰ Live

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ضرورت گن مین
ایک گن مین کی ضرورت ہے۔ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔ معقول تنخواہ
اپنے صدر صاحب کی تصدیق سے درخواست دیں
رابطہ: 03217704270

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔مثلاً:۔فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633
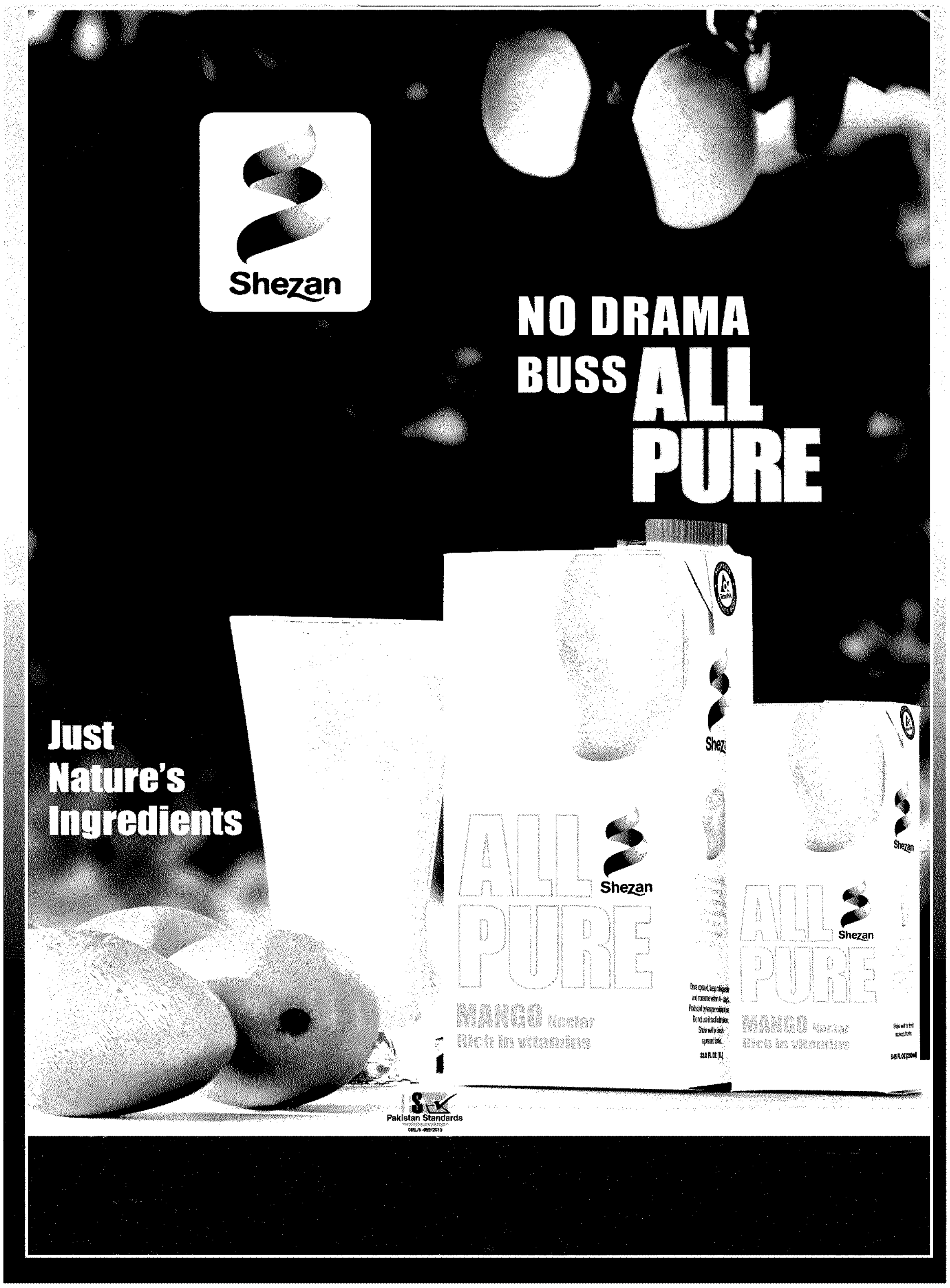
FR-10